واعظ الجمعۃ
ریاکاری کی مذمت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

رِیاکاری کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

رِیاکاری کی مذمّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

رِیاکاری کسے کہتے ہیں؟

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین کی رِضا سے قطعِ نظر ہوکر صرف شہرت، دِکھلاوا اور حُصولِ دنیا کی غرض سے، عبادت ورِیاضت کرنا، یا کوئی نیک عمل بجا لانا "رِیاکاری" ہے۔ حضرت سیّدنا امام غزالی رحمہ اللہ تعالی علیہ رِیاکاری کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "رِیا کی اصل یہ ہے کہ اچھے اعمال دِکھا کر، لوگوں کے دِلوں میں اپنا مقام بنایا جائے، لہٰذا رِیا کی تعریف یہ ہوئی کہ "اللہ عزّوجلّ کی عبادت کے ذریعے بندوں (کی خوشنودی) کا ارادہ کرنا رِیاکاری ہے"[1]۔

---

(١) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ الجاه والرياء، ٣/ ٣١٤، ملخّصاً.

رِیاکاری سے متعلّق شرعی حکم

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "عبادت کوئی بھی ہو، اس میں اِخلاص نہایت ضروری چیز ہے، یعنی محض رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضروری ہے، دِکھاوے کے طَور پر عمل کرنا بالاِجماع حرام ہے، بلکہ حدیث شریف میں رِیا کو "شرکِ اصغر" فرمایا[1]، اِخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتّب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو، مگر جب اِخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اس پر ثواب مرتّب ہوتا ہے"[2]۔

رِیاکاری کے درَجات

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رِیاکاری کے درَجات سے متعلّق بیان فرماتے ہیں کہ "رِیا کے بہت دَرَجے ہیں، ہر دَرجے کا حکم علیحدہ ہے، بعض رِیا شرکِ اَصغر ہیں، بعض رِیا حرام، بعض رِیا مکروہ، بعض ثواب۔ مگر جب رِیا مطلقًا بولی جاتی ہے تو اس سے ممنوع رِیا مراد ہوتی ہے"[3]۔

نیک اَعمال کی تشہیر کرنے کی مذمّت

عزیزانِ محترم! لوگوں کو راضی کرنے، دِکھانے یا انہیں اپنی ذات سے متاثر کرنے کے لیے، اپنے نیک اَعمال کی تشہیر کرنا، یا اپنی عبادت ورِیاضت کو بلاوَجہ اور غیر ضروری طَور پر طُول دینا، اور اس میں عام معمول سے ہٹ کر اِضافہ وزیادتی کرنا رِیاکاری ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات پر اس کی مذمّت

---

(١) انظر: "مُسند الإمام أحمد" حديث محمود بن لبيد، ر: ٢٣٦٩٢، ٩/ ١٦٠.

(٢) "بہارِ شریعت" حظر واِباحت کا بیان، رِیا وسُمعہ کا بیان، حصّہ شانزدہم ۱۶، ۳/۶۳۶۔

(۳) "مرآۃ المناجیح" دِکھلاوے اور شہرت کا بیان، پہلی فصل، ۷/۹۴۔

بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ﴾[1] "تواُن نمازیوں کے لیے خرابی ہے، جواپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں! وہ جو(عبادات میں)دِکھاوا کرتے ہیں!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان آیاتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "مُراد اس سے مُنافقین ہیں، جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے؛ کیونکہ اس کے معتقد نہیں، اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں، اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں، اور دِکھانے کے لیے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں، اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں"[2]۔

رِیاکاری... شرکِ اصغر

حضراتِ گرامی قدر! رِیاکاری شرکِ اصغر ہے، جس سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کائنات عزّوجلّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾[3] "اپنے رب کی بندگی میں (رِیاکاری کی صورت میں) کسی کو شریک نہ کرے!"۔

رِیاکاروں کے لیے سخت عذاب کی وعید

رِیاکاری اور دِکھاوے کے طَور پر عمل کرنے والوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ﴾[1] "وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے!"۔ حضرت

---

(١) پ٣٠، الماعون: ٤-٦.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٣٠، الماعون، زیرِ آیت: ٥، صـ١٠٨٢۔

(٣) پ١٦، الکهف: ١١٠.

سیّدنا ابن عباس، سیّدنا مجاہد اور سیّدنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "ان (فریب کاروں) سے مراد رِیاکار ہیں!"[2]۔

نمود و نمائش... اَجر و ثواب کے ضائع ہونے کا باعث

عزیزانِ مَن! تمام نیک اعمال اور صدَقات وغیرہ میں رِیاکاری اور نمود ونمائش کی نیّت وآمیزش، اَجر وثواب کو ضائع کر دیتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ﴾[3] "اے ایمان والو! اپنے صدقے اُس کی طرح باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور اِیذاء دے کر، جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لیے خرچ کرے"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "جس طرح منافق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لیے خرچ کرکے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صدَقات کا اَجر ضائع نہ کرو!"[4]۔

شیطان کے دوست

حضراتِ ذی وقار! شہرت، دِکھاوے اور لوگوں پر اپنی دھاک بٹھانے کے لیے مال خرچ کرنے والے، شیطان کے دوست ہیں، قرآنِ کریم میں ارشادِ باری

---

(١) پ٢٢، الفاطر: ١٠.

(٢) انظر: "تفسير القُرطُبي" الفاطر، تحت الآية: ١٠، الجزء١٤، صـ٢٩٠.

(٣) پ٣، البقرة: ٢٦٤.

(٤) "تفسیر خزائن العرفان" پ٣، البقرۃ، زیرِ آیت: ٢٦٤، صـ٨٠۔

تعالی ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا﴾[1] "وہ جو اپنے مال لوگوں کے دِکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں، اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر، اور جس کا مُصاحب (ساتھی ومشیر) شیطان ہوا، تو وہ کتنا بُرا مُصاحِب ہے!"۔

رِیاکاری اور دِکھاوا... اعمال کے ضائع واَکارت کرنے کا باعث

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عبادت ورِیاضت میں دِکھاوا، اعمال کو ضائع واَکارت کرنے کا باعث ہے: ﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖؗ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾[2] "جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو، ہم اس میں ان کا پورا پھل (صحت، وُسعتِ رزق اور کثرتِ اولاد وغیرہ کی صورت میں دنیا میں ہی) دے دیں گے، اور اس میں کمی نہ دیں گے! یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ! اور اَکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے، اور نابُود ہوئے جو اُن کے عمل تھے"۔

حضرت سیِّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "یہ آیت رِیا کاروں کے حق میں نازل ہوئی"[3]۔

---

(١) پ٥، النساء: ٣٨.

(٢) پ١٢، هود: ١٥، ١٦.

(٣) انظر: "رُوح البيان" پ١٢، هود، تحت الآية: ١٥، ٤/ ١٠٨.

رِیاکار ... چھوٹے دَرَجہ کا مشرِک

جانِ برادر! نمود ونمائش اور دنیاوی شہرت اور ناموَری کی نیّت سے کسی بھی نیک عمل میں رِیاکاری شرکِ اصغر ہے، حضرت سیّدنا محمود بن لبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ!» "جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے"، لوگوں نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: «الرِّيَاءُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ يَوْمَ تُجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً!»[1] "رِیا (دِکھاوا)! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کے اَعمال کی جزا دیتے وقت ارشاد فرمائے گا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے لیے دنیا میں تم دِکھاوا کرتے تھے! اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی جزا پاتے ہو؟!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "مشرِک اپنی عبادات سے اپنے جھوٹے معبودوں کو راضی کرنے کی نیّت کرتا ہے، (اور) رِیاکار (مسلمان) اپنی عبادات سے اپنے چھوٹے چھوٹے مقاصد، یعنی لوگوں کو راضی کرنے کی نیّت کرتا ہے، لہذا رِیاکار چھوٹے درجہ کا مشرِک ہے، اور اس کا یہ عمل چھوٹے دَرَجہ کا شرک ہے، چونکہ رِیاکار کا عقیدہ خراب نہیں ہوتا، عمل واِرادہ خراب ہوتا ہے، اور کُھلے مشرِک کا (عمل واِرادہ کے ساتھ ساتھ) عقیدہ بھی خراب ہوتا ہے، لہذا رِیا کو چھوٹا شرک فرمایا"[2]۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" حديث محمود بن لبيد، ر: ٢٣٦٩٧، ٩/ ١٦١، ١٦٢.

(٢) "مرآۃ المناجیح" دِکھلاوے اور شہرت کا بیان، تیسری فصل، ۷/۱۰۶۔

شرکِ خفی

حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ لِمَكَانِ الرَّجُلِ»[1] "شرکِ خفی یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے مرتبہ کی خاطر کوئی عمل کرے"۔

آخرت میں اجر و ثواب سے محرومی کا باعث

میرے عزیز دوستو! ہر وہ نیک عمل جو صرف شہرت اور ناموری یا حُصولِ دنیا کی غرض سے کیا جائے، آخرت میں اس کا کوئی اجر و ثواب نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے (۱) ایک شہید کا فیصلہ ہوگا، جب اسے لایا جائے گا تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید ہوگیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تُو نے جہاد اس لیے کیا تھا کہ تجھے بہادُر کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (۲) پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن کریم پڑھا، وہ آئے گا تو اللہ تعالی اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا سکھایا اور تیرے لیے قرآنِ کریم پڑھا، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ

---

(۱) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الرقاق، ر: ۷۹۳٦، ۸/ ۲۸۲۷.

ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تونے علم اس لیے سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآنِ کریم اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ہو گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا!۔

(۳) پھر ایک مالدار شخص کو لایا جائے گا، جسے اللہ تعالی نے کثرت سے مال عطا فرمایا، اسے لا کر نعمتیں یاد دلائی جائیں گی، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، اللہ عزّوجلّ ارشاد فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے ہر اُس راستہ میں خرچ کیا جس میں تیری رضا تھی، اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے! تو نے ایسا اس لیے کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے، اور وہ کہہ لیا گیا! پھر اس کے بارے میں جہنّم کا حکم ہو گا، لہذا اُسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا"[۱]۔

رِیاکاروں پر شدید غضبِ الٰہی

حضراتِ گرامی قدر! رِیاکاری کتنا قبیح اور برا عمل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ بروزِ قیامت اللہ عزّوجلّ رِیاکاروں پر شدید غضب فرمائے گا، انہیں اپنے فضل وکرم سے محروم فرما دے گا، حضرت سیّدنا ابو سعید بن ابو فَضالہ اَنصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا جَمَعَ اللهُ ﷻ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لله تبارك وتعالى أَحداً، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ الله ﷻ، فَإِنَّ اللهَ ﷻ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ!»[۲] "جب اللہ جلّ جلالہ بروزِ قیامت اوّلین

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣.

(۲) "مُسند الإمام أحمد" حديث أبي سعيد بن ...إلخ، ر: ١٥٨٣٨، ٥/ ٣٦٩.

وآخِرین کو جمع فرمائے گا، تو ایک مُنادی ندا کرے گا کہ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیے جانے والے عمل میں، کسی اَور کو شریک کیا، وہ اُسی کے پاس اپنا ثواب تلاش کرے؛ کیونکہ اللہ جَلَّ جَلالُہ شریکوں سے بے نیاز ہے!"۔

جُبُّ الحزن ...رِیاکار قاریوں کا ٹھکانہ

میرے عزیز دوستو! دِکھاوے کے طَور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے قاریوں کا ٹھکانہ جہنّم کی ایک خطرناک وادی "جُبُ الحزن" ہے، اس بارے میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «تَعَوَّذُوا بِالله مِنْ جُبِّ الحَزَنِ!» "جُبُّ الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو" صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! جُبُّ الحزن کیا ہے؟ فرمایا: «وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ» "یہ جہنّم میں ایک ایسی وادی ہے، جس سے جہنّم بھی روزانہ سو۱۰۰ بار پناہ چاہتا ہے" عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «الْقَرَّاءُونَ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ»(۱) "اس میں وہ قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں رِیا (دِکھاوا) کرتے ہیں!"۔

ذِلّت ورُسوائی اور عذابِ جہنّم کا باعث بننے والا عمل

برادرانِ اسلام! نمود ونمائش اور شہرت کے لیے کیا گیا عمل، بروزِ قیامت ذِلّت ورُسوائی اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے، حضرت سیّدنا جُندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ۲۳۸۳، صـ۵٤۳.

«يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ»[1] "جو دِکھاوے کے لیے عمل کرے گا بروزِ قیامت اللہ تعالی اس کی بدنیّتی سب کو دِکھادے گا، اور جو شہرت کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالی اس کی بدنیّتی سب کو سنادے گا"۔

ایک حکیم (عقلمند) کا قول ہے کہ "دِکھاوے اور سنانے کے لیے عمل کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جو اپنی پوٹلی (تھیلی) پتھروں سے بھر کر خریداری کے لیے بازار چلا گیا، جب وہ دکاندار کے سامنے اپنی پوٹلی کھولے گا تو ذلیل ورُسوا ہوگا، اور اس کی پٹائی ہوگی، اسے لوگوں کی اس بات کے علاوہ کوئی نفع حاصل نہیں ہوگا، کہ (دیکھو) اس کی جیب کتنی بھری ہوئی ہے! حالانکہ اسے اس بھری جیب کے بدلے میں کوئی چیز نہیں دی جاتی۔ اسی طرح دِکھاوے اور سنانے کے لیے عمل کرنے والے کو، لوگوں کی باتوں کے سوا کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی اسے قیامت کے دن کوئی اجر وثواب دیا جائے گا"[2]۔

رِیاکار کی تین نشانیاں

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رِیاکار شخص کی نشانیوں سے متعلّق حضرتِ سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قولِ مبارک نقل فرماتے ہیں: «للمُرائي ثلاثُ علاماتٍ: (۱) يكسل إذا كان وحده، (۲) وينشط إذا كان في النّاس، (۳) ويزيد في العمل إذا أثنيَ عليه، وينقص إذا ذمّ»[3] "رِیاکار کی تین ۳

---

(۱) "سنن ابن ماجه" باب الرياء والسُمعة، ر: ٤٢٠٧، صـ٧١٩.

(۲) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" الباب الأوّل، الكبيرة الثانية، ١/ ٧٦.

(۳) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ الجاه والرياء، بيان ذمّ الرياء، ٣/ ٣١٣.

نشانیاں ہیں: (۱) جب تنہا ہوتا ہے تو عمل میں سستی کرتا ہے، (۲) جب لوگوں میں ہوتا ہے تو خوشی خوشی عمل کرتا ہے، (۳) اور تعریف کی جائے تو اس کا عمل بڑھ جاتا ہے، اور جب برائی بیان کی جائے تو عمل کم کردیتا ہے"۔

رِیاکاری، شہرت اور خود نمائی سے بچنے کی فضیلت

عزیزانِ محترم! رِیاکاری، شہرت اور خود نمائی سے بچ کر زُہد وتقوی اختیار کرنا حُصولِ ولایت کا سبب ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الله يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ»[1] "یقیناً اللہ عزوجل کو ایسے نیک پرہیزگار پوشیدہ بندے پسند ہیں، کہ جب وہ غائب ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں، اور اگر حاضر ہوں تو مدعو نہ کیے جائیں اور نہ پہچانے جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ گرد آلود تاریکیوں سے نکل جائیں گے" یعنی جو اپنی عبادت ورِیاضت کو چھپاتے ہیں، اور رِیاکاری اور دِکھاوے سے بچتے ہیں، وہ کفر وگمراہی کی تاریکیوں سے محفوظ رہتے ہیں!۔

رِیاکاری سے متعلّق چند شرعی مسائل

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! رِیاکاری سے متعلّق مختلف اور متعدّد شرعی مسائل ہیں، جن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، ر: ٣٩٨٩، صـ٦٧٦، ٦٧٧.

(۱) "فرائض میں رِیا کو دخل نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرائض میں رِیا پایا ہی نہیں جاتا؛ اس لیے کہ جس طرح نوافل کو رِیا (دِکھاوے) کے ساتھ ادا کرسکتا ہے، ہوسکتا ہے کہ فرائض کو بھی رِیا کے طور پر ادا کرے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرض اگر رِیا کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذمّہ سے (فرض) ساقط ہو جائے گا، اگرچہ اِخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ثواب نہ ملے۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کسی کو فرض ادا کرنے میں رِیا کی مُداخلت کا اندیشہ ہو، تو اس مُداخلت کا اعتبار کرکے فرض کو ترک نہ کرے، بلکہ فرض ادا کرے اور رِیا کو دُور کرنے کی اور اِخلاص حاصل ہونے کی کوشش کرے"[1]۔

(۲) "رِیا کی دو ۲ صورتیں ہیں: (۱) کبھی تو اصل عبادت ہی رِیا کے ساتھ کرتا ہے، کہ مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے، اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں، یہ رِیائے کامل ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں رِیا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہرحال نماز پڑھتا، مگر وصف میں رِیا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا، مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا، یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے، اس میں اصل نماز کا ثواب ہے، اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں؛ کہ یہ رِیا سے ہے، اِخلاص سے نہیں"[2]۔

(۳) "کسی عبادت کو اِخلاص کے ساتھ شروع کیا، مگر اَثنائے عمل میں رِیا کی مُداخلت ہوگئی، تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ رِیا سے عبادت کی، بلکہ یہ عبادت اِخلاص

---

(۱) "بہارِ شریعت" حظر واِباحت کا بیان، رِیا وسُمعہ کا بیان، حصّہ شانزدہم ۱۶، ۳/۶۳۸، ۶۳۹۔
(۲) اَیضاً، صـ۶۳۔

سے ہوئی، ہاں اس کے بعد جو کچھ عبادت میں حُسن و خوبی پیدا ہوگئی وہ رِیا سے ہوگی، اور یہ رِیا کی قسمِ دُوم ۲ میں شمار ہوگی"[1]۔

(۴) "روزہ کے متعلق بعض علماء کا یہ قول ہے، کہ اس میں رِیا نہیں ہوتا، اس کا غالبًا یہ مطلب ہوگا کہ روزہ چند چیزوں سے باز رہنے کا نام ہے، اس میں کوئی ایسا کام نہیں کرنا ہوتا جس کی نسبت کہا جائے کہ رِیا سے کیا، ورنہ یہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو جتانے کے لیے یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں روزہ سے ہوں، یا لوگوں کے سامنے منہ بنائے رہتا ہے؛ تاکہ لوگ سمجھیں کہ اس کا بھی روزہ ہے، اس طور پر روزہ میں بھی رِیا کی مُداخلت ہوسکتی ہے"[2]۔

رِیاکاری کا علاج

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! نمود و نمائش، شہرت، حُصولِ دنیا اور مَدح و ستائش کی خواہشات کا تعلّق، رُوحانی و قلبی اَمراض سے ہے، انسان رُوحانی اعتبار سے اس وقت تک ترقی و مَراتب کے زینے طے نہیں کرسکتا، جب تک ان اَمراض کا علاج کر کے اپنا تزکیۂ نفس نہ کرلے، لہٰذا ضروری ہے کہ رِیاکاری کے مرض سے نَجات پانے کے لیے اس کا مؤثر علاج کیا جائے۔ رِیاکاری کے دو ۲ مؤثر اور مفید علاج حسبِ ذیل ہیں: (۱) علمی علاج (۲) اور عملی علاج۔

(۱) علمی علاج یہ ہے کہ انسان رِیاکاری سے منہ پھیر لے؛ کیونکہ دنیا وآخرت میں اس کے متعدّد نقصانات ہیں، رِیاکاری کے باعث دل غفلت کا شکار ہو

---

(۱) اَیضاً۔

(۲) اَیضاً۔

جاتا ہے، آخرت میں بلندئ درَجات سے محرومی، اللہ ربّ العالمین کی شدید ناراضگی، سخت عذابِ جہنّم، اور ذِلّت ورُسوائی رِیاکار کا مقدّر ٹھہرتی ہے۔ ان تمام اُمور کو وقتاً فوقتاً اپنے دل ودماغ میں دُہراتا رہے۔

(۲) رِیاکاری کا عملی علاج یہ ہے، کہ انسان اپنی عبادت ورِیاضت کا ڈھنڈورا نہ پیٹے، حتَی المقدور اپنے نیک اعمال لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرے، اور اس کی اتنی پختہ عادت بنائے، کہ ہمارا نفس اپنی شان میں لوگوں کی مَدح وتعریف سے بے نیاز ہو جائے، اور دل سے اس خواہش کا خاتمہ ہو جائے، کہ لوگ ہماری عبادت ورِیاضت اور شب بیداریوں سے آگاہ ہو کر ہماری عزّت واحترام کریں، ہمیں اللہ تعالی کا نیک بندہ یا ولیُّ اللہ سمجھیں، ہماری دَست بوسی وقدم بوسی کریں، محفل میں ہماری آمد پر کھڑے ہو کر استقبال کریں، خوب اَلقاب کے ذریعے اسٹیج سے ہمارا نام پکارا جائے، ہمیں خوش آمدید کہا جائے، دینی مجالس اور پروگرامز (Programs) میں ہمیں نمایاں جگہ پر نشست دی جائے، وغیرہ وغیرہ۔

عین ممکن ہے کہ یہ طریقۂ علاج اپنانے سے، شروع شروع میں ہمیں دِقّت وتکلیف اور ناگواری کا سامنا کرنا پڑے، لیکن ہمیں صبر واِستقامت سے کام لینا ہوگا، جیسے ہی اللہ تعالی کا فضل وکرم ہمارے شاملِ حال ہوا، ہمیں بھی باطنی طہارت نصیب ہو جائے گی، اور ہمیں جھوٹ، چُغلی، حسد، وعدہ خلافی، اَمانت میں خِیانت، اشیاء میں ملاوَٹ، ناپ تول میں کمی، نمود ونمائش، شہرت ودِکھلاوا اور مَدح وستائش جیسی نفسانی خواہشات سے نَجات مل جائے گی، ان شاء اللہ۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رِیاکاری سے بچا، شہرت ودِکھلاوا اور خود نمائی کے مرض سے نَجات عطا فرما، رِیاکاری کے باعث روزِ حشر ہونے والی ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ رکھ، اپنے غضب اور ناراضگی سے بچا، عذابِ جہنّم سے بچا، اعمالِ صالحہ میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، اپنی عبادت ورِیاضت کا ڈھنڈورا پیٹنے سے بچا، انہیں مخفی رکھنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مُطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.